بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ط

# نظرات

حال ہی میں وزیر اطلاعات و نشریات جناب راجہ محمد ظفر الحق صاحب کی صدارت میں منعقد ہونے والے پاکستان نیوز پیپر سوسائٹی کے نمائندوں اور مرکزی وزارت اطلاعات کے افسروں کے ایک اجلاس میں اخبارات کے فلمی صفحات سے متعلق ایک نہایت اہم اور دور رس فیصلہ کیا گیا۔ اس فیصلے کے مطابق روزنامہ اخبارات میں آئندہ فلمی صفحات شائع نہیں کئے جائیں گے۔ اسی دوران ایک اور اہم فیصلہ پاکستان کی اشتہاری ایجنسیوں کی طرف سے بھی کیا گیا۔ انہوں نے حکومت کو یقین دلایا کہ اخبارات، ٹیلی وژن اور فلموں میں پیش کئے جانے والے اشتہارات میں ملک کی سماجی اور ثقافتی اقدار کو ہر حال میں ملحوظ رکھا جائے گا اور بطور اشتہار عورت کو پیش کرنے کے بجائے مشتہر کی جانے والی چیز کو نمایاں کیا جائے گا۔ ان فیصلوں پر جناب راجہ محمد ظفر الحق صاحب، ان کی وزارت اور اخباروں اور اشتہاری ایجنسیوں کے مالکان پوری قوم کی طرف سے یقیناً مبارک کے مستحق ہیں۔

اخبارات اور اشتہارات وغیرہ میں عورت کو نمایاں کرنا غیر معقول بھی ہے اور غیر ضروری اور مضر بھی۔ دراصل جس چیز کا اشتہار دینا ہو اسی کا تعارف کرانا چاہیئے۔ اگر اشتہار کسی چیز کا ہو اور نمایاں کر کے پیش کیا جائے عورت کو تو یہ ایسا ہی ہوگا کہ اشتہار دیا جائے کار کا اور نمایاں کیا جائے درخت کو یا پہاڑ کو۔ علاوہ ازیں خواتین کو اشتہاروں میں نمایاں کر کے لوگوں کی توجہ اشتہاری اشیا کی طرف مبذول کرانا ایسا ہی ہے جیسے بعض لوگ بندر اور ریچھ کا تماشہ دکھاتے ہیں اور جب لوگ ان کی طرف پوری طرح متوجہ ہو جاتے ہیں تو وہ اپنی چیز کا اشتہار دیتے

ہیں۔ اسی طرح اخبارات اور ٹی وی میں خواتین کی دلکش، رنگین اور نیم عریاں تصویریں پیش کرنا ایسا ہی ہے جیسے کسی شوروم میں چیزوں کی نمائش کرنا۔ خواتین کو اپنی اشیاء کی طرف متوجہ کرنے کا ذریعہ بنانا یا ان کو اشیائے نمائش (SHOW PEICE) کی سطح پر لانا ان کی انتہائی توہین ہے۔ خواتین کو اس انداز میں پیش کرنے سے جو خرابیاں پیدا ہوتی ہیں وہ بالکل واضح ہیں کیونکہ یہاں معاملہ جنس کا ہے۔ عورتوں کی اس طرح نمائش ایک جنسی محرک ثابت ہوتی ہے اس کا برا اثر لوگوں کے ذہن و اعصاب پر بھی پڑتا ہے اور اخلاق پر بھی خصوصاً نوجوانوں پر جن کے ذہن عموماً ناپختہ ہوتے ہیں۔ پھر اس قسم کے مناظر دیکھتے رہنے سے عریانی اور فحاشی کے خلاف نفرت کم ہوتی جاتی ہے اور انجام کار ختم ہو جاتی ہے اور پھر انسان اس سے بھی زیادہ فحش مناظر دیکھنے کے لئے ذہنی طور پر تیار بھی رہتا ہے اور اکثر اس کا شوقین بھی ہو جاتا ہے۔ لوگ ابتداً یہ سب باتیں دوسروں کی خواتین کے لئے گوارا کرتے ہیں۔ پھر ایک وقت آتا ہے کہ وہ اپنی خواتین کے لئے بھی ایسی باتوں کو عیب نہیں سمجھتے۔ اگر وہ خود یہ سب کچھ گوارا نہ بھی کریں تو دوسروں کی دیکھا دیکھی ان کی خواتین بھی اشتہارات میں آنے اور اپنی تصویروں کی نمائش کو پسند کرنے لگتی ہیں۔ اس طرح پورا معاشرہ تیزی کے ساتھ فحاشی اور عریانی کی لپیٹ میں آجاتا ہے اور فحاشی روز بروز ترقی ہی کرتی جاتی ہے۔ مغربی ممالک کی مثال ہمارے سامنے ہے۔ جنس کے سلسلے میں وہ تباہی کے جس موڑ پر پہنچ گئے ہیں وہاں سے ان کی واپسی مشکل ہے۔ برائیاں دراصل متعدی ہوتی ہیں انہیں شروع ہی میں روک دینا بہتر ہوتا ہے تاکہ وہ آگے نہ بڑھیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے کہ تم مومنوں کی عورتوں کے سلسلے میں پاکباز رہو تمہاری عورتیں بھی پاکباز رہیں گی۔

اسلام جہاں کسی برائی کو روکتا ہے وہاں اس کے ذرائع کو بھی بند کر دیتا ہے۔ اسلام نے اگر بدکاری کو منع کیا جو کہ ایک فحش عمل ہے تو ان ذرائع کو بھی بند کر دیا جو اس کا سبب بنتے ہیں چنانچہ مومن مردوں اور عورتوں کو اپنی نگاہیں نیچی رکھنے کا حکم دیا گیا۔ اس میں مصلحت

یہی ہے کہ آج نگاہیں ملیں گی تو امکان ہے کہ کل ہاتھ ملیں اور پھر جسم۔ اسی طرح شراب کو حرام کیا کہ وہ نشہ پیدا کرتا ہے اور نشے سے ذہنی اور جسمانی توازن خراب ہوتا ہے، صحت برباد ہوتی ہے۔ نیز شراب اخلاقی خرابیوں کا سبب ہے تو نشہ آور چیز کا ایک قطرہ بھی حرام کر دیا آج اگر ایک قطرہ پیا ہے تو امکان ہے کہ کل ایک گھونٹ پیا جائے اور پھر ایک جام اور بالآخر شراب کی اچھی خاصی عادت پڑ جائے گی۔ لہٰذا ضروری ہے کہ مسلمان اسلامی ہدایات کی روشنی میں ان ذرائع سے احتراز کریں جو فحاشی اور برائی کی طرف لے جاتے ہیں اور معاشرے کی تباہی کا سبب بن سکتے ہوں۔ یہی وجہ ہے کہ قرآن کریم میں حکم دیا گیا کہ فواحش یعنی فحش باتوں اور فحش کاموں کے قریب بھی نہ جاؤ خواہ وہ ظاہری ہوں یا پوشیدہ۔

اشتہارات میں خواتین کا آنا ان کے اس عزت واحترام کے سخت خلاف ہے جو اسلام نے ان کو عطا کیا ہے۔ اسلام سے قبل بعض قومیں عورت کو محض کھلونا سمجھتی تھیں، بعض قومیں عورتوں میں روح کے وجود ہی کی قائل نہیں تھیں، بعض قوموں میں عورتوں کے وجود کو مرد کے وجود کے تابع سمجھا جاتا تھا، بعض کے یہاں ان کا درجہ ایک جانور سے زیادہ نہ تھا۔ اسلام نے خواتین کو عزت وعظمت کا جو مقام عطا کیا ہے خواتین کو چاہیئے کہ وہ چند سکوں یا نام ونمود کی خاطر اشتہارات اور فلموں میں حصہ لے کر خود کو اس اعلیٰ مقام سے نہ گرائیں۔

روزانہ اخبارات اور اشتہاری ایجنسیوں کا فیصلہ تو یقیناً قابل تحسین ہے مگر ایک اور مسئلہ توجہ طلب ہے۔ وہ یہ کہ کچھ فلمی اور غیر فلمی جرائد بھی خواتین کی نامناسب تصویریں اور فحش افسانے اور قصے شائع کرتے ہیں۔ اس قسم کے تمام لٹریچر پر بھی پابندی عائد کرنا ضروری ہے۔ بہتر تو یہ ہے کہ ایسے جرائد اشتہاری ایجنسیوں اور روزناموں کی طرح رضا کارانہ طور پر اپنی اصلاح کر لیں۔ اگر وہ ایسا نہ کریں تو پھر ان کے خلاف حکومت کی طرف سے سخت کارروائی کی جانی چاہیئے۔ فحاشی پھیلانے والوں کو قرآن کریم میں دردناک عذاب کی خبر دی گئی ہے۔ چونکہ ایسے لوگ معاشرے کی تباہی کا سبب بنتے ہیں اس لئے ان کو دنیا میں بھی سخت ترین سزا ملنی چاہیئے۔ کچھ ہوا انڈونیشیا میں کروڑوں